

الشان نشان ہوگا جو سچ اچھا موتی ہوگا خدا کرے ہم اسکو بہت جلد دیکھیں۔ ۱۹۰۵ء ۱۳ دسمبر ۱۹۰۵ء

ص ۱۲۱ کالم ۳

سوال - یہ ہو کہ ان دعاؤں کا اثر تو جو ہوا تمام پہلک نے دیکھ لیا۔ اب تلو او ایجا موتی کی بجائے جو امامت ایجا ہو اس سے تمہاری ایمان میں ترقی ہوگی یا منزل؟ سچ کہنا ایمان سے کہ یہ قول صحیح ہے یا غلط؟

مذہبوں کے مارنے کو سچ الزماں ہوئے۔

مرزائی دستو! انصاف سو کہنا مرزا جی کے سوال کا جواب ہم نے پورا دیا یا نہیں میرے دل کو دیکھ کر میری دفا کو دیکھ کر + بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر اعلیٰ حضرت خود یا انکا کوئی مرید ان عجاہات کو غلط ثابت کر دے تو مبلغ یا نسو کے مستحق ہونگی کیا کوئی ہے کہ سامنے آئے؟

اولئک ابانی جنتی بمثلہم + اذا جمعتمنا یا اجیر المجامع

اس عنوان سے ایک مضمون دسمبر کے مرقع میں نکلا تھا جس میں

فاہر کیا گیا تھا کہ مرزا جی کے کلام میں اس قدر تناقضات ہیں کہ چیتان

کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر اسکی چند ایک مثالیں دی تھیں۔ اس کے جواب میں ایک مضمون

قادیانی رسالہ میں نکلا تھا جس نے ہمارے سوال کے اٹھانے کی بجائے اپنی خوبی بیان سے

اور تقویت دی تھی اسکا جواب بھی ہم نے فوری اور پچ کے مرقع میں دیا تو اسی رسالہ میں پھر

ہمارے جواب کی طرف توجہ لگائی جو پہلے کی نسبت زیادہ موجب تقویت ہے۔ اس جگہ ہم مختصر طور

سے ایک آدھ مثال اس تمام مباحثہ کی سناتے ہیں۔

چیتان مرزا

مرزا صاحب نے ازالہ طبع اول صفحہ ۶۹۳ پر لکھا ہے کہ مسیح موعود دنیا کی عمر کے چھو ہزار

میں پیدا ہونا تھا۔ اور صفحہ ۳۱۱ پر لکھا ہے کہ دنیا کی عمر آل حضرت کے زمانہ بعثت تک چار ہزار

سات سو چالیس سال تھی۔ اس لحاظ سے ہمارے حساب میں دنیا کی عمر کا چھٹا ہزار بارہ سو ستائیس

ہجری کو پورا ہوتا ہے لیکن مرزا جی کی پیدائش ہی خیریت ہی ۱۲۵۵ھ میں ہوئی جو ساتویں ہزار کا

شروع ہے۔ انکو جواب میں مجیب نے بڑی زحمت اٹھا کر دو باتیں ثابت کرنی چاہیں ایک تو یہ کہ زمانہ بعثت سے مراد تمام زمانہ ہے جو آن حضرت کے انتقال تک شامل ہے اس حال ہی کو ۲۳ سال تبلیغ رسالت کے ساتھ ملائے کا موقع ملا تو چھٹا ہزار اُس نے بارہ سو ستر میں ختم کر کے مرزا صاحب کی دلدوت چھٹی ہزار میں ثابت کر کے لکھا تھا کہ بس چھٹی ہزار میں تو ولادت ہوئی اور ساتویں میں آپ مبعوث ہوئے چنانچہ مرزا صاحب نے خود بھی کہا ہے کہ میں سن ۳۷۰ کے خاتمہ پر مامور اور مبعوث ہوا ہوں۔ نتیجہ اس ساری کینج و کاؤ کا یہ ہوا کہ مجیب نے اپنی خیال میں یہ ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کے کلام میں تعارض نہیں۔

اس کے بعد اُس نے یہ بھی لکھا کہ :-

مرزا صاحب کے مامور ہونے کے بیان پر اعتراض تو جب ہوتا کہ مرزا صاحب دوسری طرف یہ بھی کہتے کہ میں الف ششم (چھٹے ہزار) میں مامور ہو کر آیا ہوں۔ مگر یہ تو انہوں نے کہیں نہیں کہا۔ الف ششم کے متعلق تو حضرت مرزا صاحب کا صرف اتنا دعویٰ ہے کہ میری پیدائش الف ششم میں ہوئی نہ یہ کہ میں مامور ہوا الف ششم میں ہو کر آیا ہوں۔ (رسالہ تسمیہ نمبر ۱۱ جلد ۲ ص ۱۷)

اس کے جواب میں مرزا صاحب کو صاف کلام سے بتلادیا تھا کہ آپ الف ششم میں اپنا مبعوث اور مامور ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ وہ عبارت یہ ہے :-

لما جاء الالف السادس الذي هو زمان البعث من الله الكريم فها امر الاصل
 راي لسان وقت البعث قداني x x فارسل رسوله x x فذلك هو المبعوث الموعود
 خاتم الخلفاء (دعوتیہ خطبہ الہامیہ ص ۱۷)

یعنی جب چھٹا ہزار آیا جو اللہ کی طرف سے زمانہ بعثت مسیح کا تھا تو اگر اسی انتہا کو پہنچ گئی اور خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آگیا پس اُس نے اپنا رسول بھیجا اور وہ مسیح خاتم الخلفاء ہے (یعنی خود بدولت)۔

یہ تمام مباحث فروری اور مارچ کے پرچوں میں آپکے ہیں لیکن ہم نے بغرض استحضار مضامین مکرر ہجرت ایک جا کر دیکھی ہیں تاکہ ناظرین مجیب صاحب کے جواب کو باسانی سمجھ سکیں۔

عبارت منقولہ خطبہ الہامیہ میں مرزا صاحب صاف کہتے ہیں کہ چھٹی ہزار میں (خود بدولت)

مبعوث ہوا ہوں۔ حالانکہ بقول مرزا صاحب چھٹا ہزار ۳۶۶ء میں ختم ہوا ہے کیونکہ مرزا جی کہتے ہیں کہ میری پیدائش کی وقت چھٹو ہزار میں سے گیارہ برس رہتی تھی (تحفہ گوڑویہ ص ۹۵) اور پیدائش آپ کی ۱۲۵۵ء کی ہے جس میں گیارہ سال ملانے سے ۱۲۶۶ء ہوتے ہیں جو الف ششم کی انتہا ہے اور مرزا صاحب کی عمر اس وقت کل گیارہ سال کی ہوگی اور مرزا صاحب خود اپنی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی کا سر تحریر فرماتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں :-

یہ عاجز اس صدی کے سر پر خدا کو تعالیٰ کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا ہے
(کرامات العبادین ص ۱۱)

نتیجہ صاف ہے کہ بقول مرزا صاحب سچ موعود کی تشریف آوری کا جو زمانہ تھا مرزا صاحب اس میں نہیں آئے بلکہ اس سے بعد آئے ہیں لہذا ناکام اور آپ کی درخواست ناقابل عمت داخل دفتر

اسکا جواب مرزائی مجیب نے دیا ہے کہ :-

یہ مرقع کے سجدہ دار اڈیڑاپنے ذہن میں ان دونوں باتوں میں اختلاف خیال کر کے ہم سو اسکا جواب چاہتے ہیں سو وہ کان کھو لکر سنیں۔ اول خطبہ کو ان مقامات پر لفظ بعثت آیا جو جسکو معنی تم نے مرقع ص ۱۳۳۔ اور ص ۱۳۴ اور صفحہ ۱۳۴ پر لکھی ہیں۔ بعثت اور بعثت ایک ہیں انکو معنی پیدا کرنے کے ہیں اور استشہاد میں تم نے آیت *هُوَ الَّذِي بَعَثَنَا فِي مِثَابِ رَسُولِنَا* دسوکا پیش کر کے یہ ترجمہ بھی لکھا ہے *وہ خدا نے جو میں رسول پیدا کیا* پس جو جیسا امر مسئلہ آنجناب کے خطبہ کی ان عبارات کو یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے چھٹو ہزار میں حضرت مسیح موعود کو پیدا کیا (تشیخ نمبر ۲ ص ۱۷۱)

اس جواب میں مرزائی مجیب نے ہمارے سوال کو تقویت دینے کے علاوہ اپنا مرزائی اور فنا فی الشیخ ہونا اس طرح ثابت کیا کہ جس طرح اعلیٰ حضرت کذب بیانی اور افترا پر درازی میں حیت و چالاک اور جری ہیں اور دوسرے کے کلام کو بگاڑ کر نقل کرنا انکی عادت میں طبیعت ثنائیہ ہو رہا ہے۔ اس بدخصلت کا ثبوت مجیب نے بھی خوب دیا۔

اوظالموا تم جانتی ہو کہ دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جسکی نظر مخالف کی تحریر پر ہوگی

مانا کہ مرزائی عموماً مرزا کی تعلیم سے مخالفوں کی تحریرات نہیں دیکھتے لیکن آخر دنیا میں ایسی
منصف مزاج بھی ہیں جو دونوں کی تحریروں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

ناظرین! ہم نے جو بعثت اور بعثت کے معنی کو ہیں وہ بعینہ یہ ہیں :-

بعثت کے معنی پیدا کرنے کے ہیں مگر کبھی اسکا اثر ذات پر ہوتا ہے جیسے بَعَثَتْ مَنْ فِي الْقُبُورِ
دہم مردوں کو زندہ کرینگے (اور کبھی صفات پر ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْمَوْتِينَ دَسُوقًا مَرْتَقٍ - فردری ص ۷)

دیکھئے اس عبارت میں میں نے صاف لکھا ہے کہ بعثت اور بعثت کبھی تو ذات کے
پیدا کرنے پر آتا ہے کبھی صفات پر۔ چنانچہ دونوں کی مثالیں بھی دی ہیں مگر مرزائی جیسے
اپنے پیر مرشد کی اتباع سنت میں یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میری عبارت کو اصل الفاظ
میں نقل کرتا۔ وہ تو آخر اسی گرد کا چیلہ ہے جو قرآن و حدیث کے مضامین کے علاوہ
مخالفوں کے کلاموں کو بگاڑ کر پیش کرنے میں پورا مشاق ہو مرزا جی! ۷

آخر بشر کو اسطے کچھ شغل چاہئے * کیا کیجئے گا اس ستم ناروا کے بعد
خیر یہ شکایت تو ان حضرت کی عام ہے جسکا یہ موقع نہیں بلکہ اس موقع پر ہم نے یہ
دکھانا ہے کہ مرزائی مجربنے ہماری سوال کی نائیدگی ہے۔

کچھ شک نہیں کہ بعثت کے معنی پیدا کرنے کے ہیں لیکن اس کے استعمال کے دو
طریق ہیں ایک تو یہ کہ اسکا مفعول کوئی ذات ہو اسوقت اسکا اثر محض اس ذات
پر ہوتا ہے اس وقت اسکا نام اہل منطق کی اصطلاح میں جعل سلیط ہوتا ہے اور جب
اسکا اثر کسی ذات موصوفہ پر ہو تو اس وقت اسکا نام جعل مرکب ہوتا ہے جیسے بَعَثَتْ فِي
الْمَوْتِينَ دَسُوقًا خدا نے عربوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منصب
رسالت عطا فرمایا یعنی اس حضرت کی ذات میں وصف رسالت پیدا کیا۔ اسکی پہچان
اہل علم کی نگاہ میں بالکل واضح ہے کہ جب اسکا مفعول بہ کوئی اسم موصوفہ ہو جو
کسی قسم کی صفت پر مشتمل ہو۔ تو اسوقت اسکا اثر جعل مرکب کا ہوتا ہے یعنی اس اسم
میں اس صفت کا ایجاد کرنا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ خطبہ

الہامیہ کا مطلب کیا ہے مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ :-

”ھناک رای اللہ ان وقت البعث بلم الی المنتھ فادسل دسولہ یعنی چھٹے ہزار
میں خدا نے دیکھا کہ بعثت کا وقت آ گیا ہے پس اُس نے اپنا رسول بھیج دیا جو میں ہوں“

یہی لفظ مرزا صاحب نے اپنی حق میں خود استعمال کیا ہے کہ میں اس صدی کے سر پر مبعوث ہوا
ہوں (کرامات الصادقین ص ۱۱) اس عبارت میں مرزا صاحب نے خود مبعوث کا لفظ اپنی حق
میں بولا ہے۔ اور سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ :-

”و میں آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے چودہویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں“
(تحفہ گولڑویہ ص ۱)

ان حوایجات میں مرزا صاحب نے اپنی حق میں مبعوث ہونے کا لفظ بولا ہے اور اس کا وقت چودہویں
صدی کا سر بتلایا ہے حالانکہ آپ کی ولادت بے سعادت ۱۲۵۵ھ یعنی تیرہویں صدی کے وسط
میں ہوئی ہے۔ تو کیا بھی یہ امر قابل بحث ہے کہ بعثت سے مراد آپ کا مامور ہونا ہے نہ کہ پیدا ہونا

پس مرزا صاحب نے جو اپنے مامور اور مبعوث ہونے کا زمانہ بتلایا ہے وہ الف ششم چھٹے ہزار
کے بعد ہے کیونکہ بقول مرزا جی چھٹا ہزار ۱۲۶۶ھ میں ختم ہو چکا ہے حالانکہ شہادت خطبہ
الہامیہ آپ کو الف ششم یعنی ۱۲۶۶ھ سے پہلے پہلے مامور ہو کر آنا چاہی تھا جو ہوا لہذا بیزانکے پس

تصریح کہ حسب بیان مرزا صاحب مندرجہ خطبہ الہامیہ ضرور تھا کہ مسیح موعود ۱۲۶۶ھ
راندر مامور اور مبعوث ہو کر آتا مگر افسوس کہ اس زمانے میں مرزا صاحب کی عمر گزری
گئی تھی جو وجہ نابالغی کے اس قابل نہ تھی کہ منصب مسیحیت پر مامور ہو سکے۔

اب سچاوت کیا ہو جب چڑیاں فلک کی کھیت

سراجواب مرزائی عجیب یہ دیا ہے کہ :-

”بعض مقامات پر حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ میں الف ششم میں مبعوث ہوا ہوں تو اس کے

متعلق اپنی تصریح فرمائی ہے کہ اس کی بنیاد شمسی اور قمری حساب کے فرق پر ہے“ ص ۱۷

جواب۔ سچے ہو تو یہ تصریح دکھا دو ورنہ تمہاری سزا بھی وہی ہے جو قرآن مجید نے جھوٹوں کے لئے
بتلائی ہے پس تمہارا حسب مقدم کام یہی ہونا چاہئے کہ یہ تصریح مرزا کی دکھا دو۔ تجویب ہے جناب

و جمال اکبر تو فرماتے ہیں کہ :-

”ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے“ (خطیبہ اہامیہ ضلحا)

اس مسیح موعود سے مراد خود اپنی ذات تکمیدہ صفات ہے پس اس عبارت میں جو حساب مختصر صلی اللہ علیہ وسلم کے لٹو مراد ہے وہی حساب جمال اکبر نے اپنے لئے رکھا ہے یعنی قرمی پھر کس نہ سے کہتے ہیں کہ جہاں الف ششم میں نامور ہونا کہا ہے وہاں ششمی مراد ہے۔ کیا اس کہنے سے تم مواخذات ثنائیہ کی قوت کا اقرار نہیں کرتے بیشک۔

مرزائی انعام

مرزائی عجیبے ہمارے لئے مبلغ ملے روپیہ کا انعام تجویز کر کے کہا ہے کہ :-

”اگر اڑیسہ مرقع زمانہ بعثت اور زمانہ تبلیغ کی اس تفریق کو

جو اس نے مرقع صلا پر دین کی ہے کہ زمانہ بعثت وہ ہوتا ہے جس میں کوئی نبی نامور ہو کر تعلق خدا کی طرف آوے اور زمانہ تبلیغ وہ ہوتا ہے جس میں نبی خدا کی احکام بندوں کو سنائے، کئی شرعی کتابیں مغل طور پر ثابت کر دیں اور اسکو دس روپے انعام دفتر تشیخہ الاذعان کی طرف سے دیا جائے گا“

جواب :- آپ جو شرعی کتابوں سے ثبوت مانگتے ہیں تو پہلے آپ شرعی کتابوں کی فہرست تیار کریں تاکہ ہم اس فہرست میں سے دکھادیں۔ یہ بھی کہیں گے کہ شرعی کتابوں کے سمجھنے کے لٹو علوم آئیں گی جو ضرورت ہے ان علوم کی کون کون کتاب آپ کو مسلم ہے۔

مرقع کا آئندہ سال

گذشتہ پرچم میں کہا گیا تھا کہ مرقع آئندہ سال موجودہ ضخامت سے ڈیڑھ گنا بڑھ کر قیمت میں صرف ہزار اضافہ ہوگا۔ پس شائقین مرقع مطلع رہیں کہ آئندہ ماہ یعنی جون نام پر مرقع تیس مئی اور ڈیڑھ مئی پر دیلو گیا جاوے گا۔ خدا نخواستہ کسی صاحب کو آئندہ سال کی نامعلوم ہوا کسی وجہ سے دیلو طوی کرنا چاہتے ہوں۔ تو ہرمانی سے اطلاع دیں تاکہ دفتر کو بے فائدہ نہ برداشت کرنا پڑے + منیج